Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۲ ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۳ وفا ۱۳۵۳ ہش ۱۳ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۶۰

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۳ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے لیکن ابھی فلو کی تکلیف چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے اور روئے زمین پر غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور کے جملہ مقاصد اور منصوبوں کو بہ تمام و کمال پورا فرما کر اسلام ساری دنیا میں غالب اور حکمران کر دے۔ آمین

ربوہ - ۱۳ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے دعا کی بنیادی اہمیت و اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات پر بہت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو درد و الحاح سے دعائیں کرنے اور اس طرح تائید و نصرتِ الٰہی کا مورد بننے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ سب سے بڑی، زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والی حقیقت یہ ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق و مالک ہے۔ اس نے اسے عبث پیدا نہیں کیا اس کی پیدائش سے اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندے جنہیں اس نے انسان ہونے کی حیثیت میں اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کی عبادت کر کے اس سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کریں۔ دعا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے دعا ہی وہ ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر کے اس کی تائید و نصرت کا مورد بن سکتا ہے، مصائب و مشکلات پر قابو پا سکتا ہے، دشمنوں کے ضرر سے بچ سکتا ہے اور مہیب سے مہیب خطرات سے اس کی پناہ اور حفاظت میں آسکتا ہے۔ آپ نے واضح فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعا قبول کر کے قضا و قدر کے فیصلے بھی بدل دیتا ہے۔ الغرض دعا وہ انتہائی مؤثر اور کارگر ہتھیار ہے جس کے ذریعہ انسان ہر ظلم، زیادتی، دکھ اور مصیبت سے بچ سکتا ہے۔ اور یہی وہ ہتھیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس زمانہ میں ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بے زر اور بے زور، بے بس، بے کس اور مظلوم ہونے کی حالت میں اس یقین کے ساتھ کہ ہمارا آقا قادر، عزیز اور سمیع و بصیر خدا ہماری پکار ضرور سنے گا اور ہمیں ہماری مراد عطا کریگا اس کی جناب میں کمال عاجزی اور تضرع

(باقی صفحہ ۳ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے

آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے

(۱) "خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہیئے۔ شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا آفتاب ہمیشہ چمکتا ہے اور سعادت مندوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی ان کو کہدو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ تو میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ آپ کی سچی اطاعت اور اتباع انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ وفا ۱۳۵۳ھش

ایمانِ حقیقی کی ایک لازمی اور ضروری شرط

یوں تو ہر شخص جو اپنی زبان سے ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان شمار ہوتا ہے اور اسے مسلمان ہی شمار ہونا چاہیئے۔ بایں ہمہ حقیقی ایمان اقرار باللسان سے ایک علیحدہ شئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی ایک خاص علامت بیان فرمائی ہے۔ وہ علامت ایک لازمی اور ضروری شرط کی حیثیت رکھتی ہے! چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ (العنکبوت آیت ۳)

ترجمہ:۔ کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہے کہ حقیقی ایمان کی ایک لازمی شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ آزمائش ضرور ہوتی ہے اور جب ایمان لانے کا اقرار کرنے والا آزمائش میں پورا اُترتا ہے تو اس کا ایمان متحقق ہوتا ہے جو آزمائش میں پُورا نہ اُترے اس کا ایمان عنداللہ حقیقی ایمان نہیں ہوتا۔ اور جس پر عمر سے کوئی آزمائش ہی نہ آئے اس کے ایمان کو شبہ اور اندیشے سے پاک قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لحاظ سے ایمان اور آزمائش لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آزمائش کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی نہیں رکھا بلکہ پہلی اُمّتوں کو بھی آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا تھا۔ ایسی کوئی اُمّت نہیں گزری جسے آزمائشوں سے دوچار نہ ہونا پڑا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں مسلمانوں کو آزمائشوں سے خبردار فرمایا وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا:۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○ (العنکبوت آیت ۴)

ترجمہ:۔ حالانکہ جو لوگ اِن سے (مسلمانوں) سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کردیگا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

الغرض ایمان کے ساتھ آزمائش کا ہونا ضروری ہے۔ آزمائش میں پُورا اُترنے بغیر حقیقی ایمان متحقق ہوتا ہی نہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلاء ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○ کیا لوگوں نے سمجھا کہ وہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔ گویا ایمان کی شرط ہی آزمایا جانا۔ صحابہ کرامؓ کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دئے۔ ان کے اموال پر بھی ابتلاء آئے، جانوں پر بھی، خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوسکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اُسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ عزیز دل سو جُدا ہوئے، میل ملاپ بند کیا گیا، ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دے دیا، تلواروں کے سامنے زخم کھائے، آخر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتداء پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اسیر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۴)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ابتلاؤں کا مردانہ طریق سے مقابلہ کرنے اور آزمائش میں پُورا اترنے کی توفیق اُنہیں مردانِ حق کو ملتی ہے جن کا ایمان صرف اقرار باللسان تک محدود نہیں ہوتا بلکہ وہ دِل میں داخل ہو کر اس میں جاگزیں ہوجاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اعراب کے متعلق فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ "کہا گنواروں نے کہ ایمان لائے ہم اور نہ ایمان لائے تم و لیکن کہو مسلمان ہوئے ہم اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان بیچ دلوں تمہارے کے" (ترجمہ شاہ رفیع الدین)

اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں ان کی زبان سے اَسْلَمْنَا کہلوا کر اقرار باللسان کی بناء پر انکے مسلمان ہونے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کو تسلیم کیا ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا البتہ حقیقی ایمان کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ ایمان دل میں داخل ہو کر وہاں ہمیشہ ہمیش کیلئے جاگزیں ہوجائے اور آزمائش کے وقت دل سے نہ نکل سکے۔ اسی لئے آگے چل کر ایمان حقیقی کی یہ علامت بیان فرمائی کہ جب خدا کی راہ میں مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کا موقع آئے تو ایک مسلمان یہ قربانیاں پیش کرکے اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دے اور اس طرح آزمائش میں پورا اُترے۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ (الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔

بہرحال یہ امر واضح ہے کہ ایمان کے ساتھ آزمائشوں اور ابتلاؤں کا سلسلہ ضرور ہوتا ہے۔ اور ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں پورا اترنے سے ہی حقیقی ایمان کا پتہ چلتا ہے اور اسکے بعد ہی وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ (العنکبوت آیت ۸) کے تحت حقیقی مومنوں کو ان کے اعمال حسنہ اور ثباتِ قدم کی بہترین جزاء جنابِ الٰہی سے اس دنیا میں بھی عطا ہوتی ہے اور اگلے جہان میں بھی عطا کی جائے گی۔ اس دنیا کی بہترین جزاء یہی ہوتی ہے کہ وہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور بہت جلد مقصدِ حیات اور منزلِ مراد کو پالیتے ہیں۔

"بہترین وظیفہ"

ضلع سیالکوٹ کے ایک نمبردار نے بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتادیں اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

"نماز دل کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو، صدقہ وخیرات کرو، درود و استغفار پڑھا کرو، اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو، ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ، بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا، وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گذارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لیکر آسمان کے اُوپر تک کا ہر طبقہ اسکے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اُسکی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے کیونکہ اُسکے ارادے دو ہی ہیں گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا۔ پس جب اسکے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ ہونے دو اور [illegible] (ملفوظات جلد [illegible] صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ قرآن

(۲)

(۱۰)

قرآن کریم عالمگیر ہدایت حامل کا ہے

"پہلی کتابیں بیشک اپنے اپنے وقت میں ہدایت کا موجب تھیں لیکن وہ اپنے اندر عالمگیر تعلیم نہیں رکھتی تھیں یعنی نہ تو تمام قوموں کے لئے تھیں نہ تمام زمانوں کے لئے تھیں مگر اب دنیا ایسے مقام پر پہنچ گئی تھی کہ اس کے لئے ایک نذیر کی ضرورت تھی پس برکت والے خدا نے ایک بادلیل کتاب اپنے فرماں برداراور اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بندہ پر اسلئے نازل کی ہے تاکہ وہ گورے اور کالے اور مغربی اور مشرقی سب کو ہوشیار کردے اور ہر زمانہ میں ہوشیار کرتا چلا جائے۔ یہی دعوےٰ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بھی فرمایا ہے کہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (سبا ع۳)

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۷۰،۱۶)

۲۔ "قرآن کریم سے پہلے رب العلمین کا خیال دنیا میں معین صورت میں موجود نہیں تھا۔ ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک ہستی کو سب دنیا کا خالق و مالک مانتے تھے مگر چونکہ ان کی تعلیم قومی تھی اور مشرکین خاص طور پر اپنے اپنے خدا آگے پیش کرتے تھے اسلئے انسانی ذہن محدود خیالات کا مرجع رہتا تھا۔ اسی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (شعراء ع۲) اے موسیٰ! یہ رب العلمین کون ہے جس کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا تم دعوےٰ کرتے ہو اور پھر ڈوبتے وقت بھی اس نے کہا کہ میں ربّ بنی اسرائیل پر ایمان لاتا ہوں۔ (یونس ع۹) لیکن قرآن کریم نے اس خیال کو ایک معین صورت میں پیش کیا اور اس طرح اتحاد بین الاقوام کی ایسی داغ بیل ڈال دی جو پہلی تعلیموں کے لحاظ سے ناممکن تھی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۹۰۹)

(۱۱)

قرآن کریم میں ہر قسم کی روحانی اور فطری ضرورتوں کا سامان موجود ہے

"اسرار آسمانی اور اسرار زمینی دونوں کو اس کتاب میں کھول کر بیان کر دیا گیا ہے اور خدا تعالےٰ کا معاملہ جو بندوں سے ہوتا ہے اس پر بھی اس میں پوری تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اور مختلف مواقع پر بندے جن خیالات اور جذبات کا اظہار کیا کرتے ہیں ان کا بھی اس میں مکمل ذکر ہے پھر جس تعلیم میں تمام قسم کی فطرتوں کے راز بیان کردئیے گئے ہیں خواہ وہ عرب میں ہوں یا ہندوستان میں ہوں یا امریکہ میں ہوں یا یورپ میں ہوں اور ہر قسم کی فطری ضروریات کا سامان اس میں موجود ہے اور خدا تعالےٰ کے وہ تمام قسم کے سلوک جو اس کے بندوں سے ہوتے رہے ہیں چاہے وہ پہلے ہو چکے ہوں یا آئندہ ہوں گے۔ ان سب کو اس میں بیان کیا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۲)

۲۔ "قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت پیدا کرکے اس کو خدا کی طرف لے جاتی ہے اور انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں ان سب کو پورا کرتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (بنی اسرائیل آیت ۹۰) ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر اور جگہ جگہ بدل کر اور نئے نئے اسلوب سے اور نئی نئی طرز سے تمام قسم کی فطرتوں کے لئے مضامین بیان کر دیئے ہیں۔

دنیا میں دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی تعلیم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں ایک یہ کہ ہر قسم کے مضامین اس میں بیان ہوں اور دوسرے یہ کہ مختلف طبقات میں سے ہر طبقہ کے لئے اس نے مضامین بیان ہوں اور یہ دونوں خصوصیتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں گویا کوئی انسان نہیں رہا جو قرآن کریم کا خواہشمند ہو اور کوئی بات نہیں رہی جو قرآن نے بیان نہ کی ہو۔ جب ہر بات اس میں بیان کر دی گئی ہے اور ہر قسم کے لوگوں کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر اس میں تعلیم نازل کر دی گئی ہے۔ تو پھر بنی نوع انسان کو اپنے خدا کی محبت اور اس کا پیار کیوں حاصل نہ ہو۔ بے شک پرانے زمانہ میں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو خدا ملا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن دل اس سے تسلی نہیں پاتا ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی خدا تعالےٰ کی محبت حاصل ہو اور زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جو زندہ خدا سے ہمارا تعلق پیدا کردے اگر وہ ہمیں خدا سے نہیں ملاتی۔ تو اس کتاب کا وجود اور عدم ہمارے لئے برابر ہو جاتا ہے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے سامان اس کتاب میں رکھ دیئے ہیں پس جو بھی سچے دل سے اس پر عمل کرے گا۔ وہ اپنے خدا کو پائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۱۶)

(۱۲)

قرآن کریم پہلی کتابوں کی حقیقت کو بھی ظاہر کرتا ہے

"قرآن کریم نہ صرف خود اپنے مطالب کے لحاظ سے واضح ہے اور ایسی صداقتیں بیان کرتا ہے جو ایک ثابت شدہ حقیقت ہوتی ہیں بلکہ وہ موضح بھی ہے یعنی وہ دوسری الہامی کتب کی صداقتوں کو بھی واضح کرتا ہے اور یہ ایک ایسی فضیلت قرآن کریم کو حاصل ہے جس میں اسکے ساتھ اور کوئی کتاب شریک نہیں تھی جس قدر الہامی کتب ہیں ان کا صرف اس قدر کام تھا کہ وہ اپنے مطالب کو واضح کردیتیں اور اپنے مدعا کو ظاہر کر دیتیں کیونکہ وہ صرف ایک قوم کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی تھیں ان کو اس سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ باقی کتب جھوٹی ثابت ہوتی ہیں یا سچی۔ باقی انبیاء تو ہیں خدا تعالےٰ کے نور کی وراثت ثابت ہوتی ہیں یا محروم ثابت ہوتی ہیں۔ وہ صرف اپنے ذکر کو لیتی تھیں یا اپنے حلقہ اور دائرہ تک محدود رہتی تھیں لیکن قرآن کریم چونکہ سب اقوام کو ایک نقطہ مرکزی پر جمع کرنے کے لئے آیا ہے وہ نہ صرف بنی نوع انسان سے تعلق رکھنے والے تمام احکام کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اور ان کے ہر گوشہ کو بے نقاب کرتا ہے بلکہ وہ پہلی کتابوں کی حقیقت کو بھی ظاہر کرتا ہے اور پہلے نبیوں پر عائد شدہ الزاموں کو دور کرتا ہے اور پہلی کتب کی کوتاہیوں کو دلائل کے ذریعہ اغلاط سے پاک کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۲۸)

(۱۳)

قرآن کریم ہزاروں ایسی صداقتیں بیان کرتا ہے جو دوسری کتابوں میں مذکور نہیں

"قرآن کریم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے ہزاروں ایسی صداقتیں بیان فرمائی ہیں جن کا پہلی الہامی کتب میں کہیں ذکر تک نہیں مثلاً ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بائیبل جو اس زمانہ کی کتاب ہے جس زمانہ میں فرعون ڈوبا تھا اس میں تو کہیں یہ ذکر نہیں کہ فرعون کی لاش محفوظ کر لی گئی تھی مگر قرآن کریم نے بائیس سو سال بعد نازل ہو کر اس سچائی کو بیان کر دیا اور پھر اس سچائی کے بیان کرنے کے چودہ سو سال بعد زمین میں سے فرعون موسیٰ کی ممی نکل آئی۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۳۸)

(۱۴)

قرآن کریم دعوےٰ کیساتھ دلائل بھی دیتا ہے

"قرآن کریم ..... نے صرف دعوےٰ کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس کے دلائل بھی دیتا ہے تاکہ بنی نوع انسان ان احکام پر عمل صرف ایک چٹی اور بوجھ سمجھ کر نہ کریں بلکہ اس بشاشت اور یقین کے ساتھ کریں کہ انہیں جو کچھ کہا گیا ہے۔ ان کے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائدہ اور ترقی کے لئے کہا گیا ہے ''

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۳۹

(۱۴) '' قرآن کریم جب بھی کوئی بات پیش کرتا ہے ساتھ ہی اس کے دلائل بھی دیتا ہے اور یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو قرآن کریم اور دوسری کتب میں ہے قرآن کریم صرف خدا تعالیٰ کے وجود کو ہی پیش نہیں کرتا بلکہ بنی نوع انسان کو اس کی ہستی کے دلائل دیتا ہے اور ایسے ثبوت پیش کرتا ہے جس کا انکار کوئی سلیم الفطرت انسان نہیں کر سکتا لیکن دوسری کتب میں ہستی باری تعالیٰ پر کوئی دلیل نہیں ''

تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم صفحہ ۳۹۱

(۱۵)

قرآن کریم تمام امور ضروریہ کا جامع ہے

'' وہ تمام امور جو احکام یا اخلاق یا اعتقادات وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں ان سب کو اس کتاب میں پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی محبت کے حصول کے لئے جس قدر امور کی ضرورت ہے اُن سب کو اس کتاب میں واضح کر دیا گیا ہے گویا قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے جس میں توحید نبوت دعا قضاء و قدر بعث بعد الموت اور معاد وغیرہ کے متعلق پوری تفصیل موجود ہے جبکہ دوسری کتب نے ان امور ضروریہ سے قریباً خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور اگر ان میں کچھ ہے تو اس قدر ناکافی ہے کہ گویا کچھ نہیں کہا۔ اسی طرح نبی اور اس کے فرائض اور نبوت اور اس کی حقیقت کے متعلق بائبل اور وید اور ژند وغیرہ کتب بالکل خاموش ہیں قرآن کریم نے وجود باری تعالیٰ کے ثبوت اور اس کی صفات پر بھی بحث کی ہے انسان کی روحانی طاقتوں پر بھی بحث کی ہے ان روحانی امور کو بھی بیان کیا ہے جو انسان کی روحانی طاقتوں کی تکمیل اور امداد کیلئے ضروری ہیں اسی طرح اس نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس کے ثبوت پیش کئے ہیں اور پھر اس نے ان تمام امور میں نہ صرف علمی طور پر ایک نئی روشنی بخشی ہے بلکہ عملاً بھی اس نے ایسے انسان پیدا کئے ہیں جنہوں نے قرآن کریم پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل کر لیا اور ان کی روحانی طاقتیں اپنی تکمیل کو پہنچ گئیں ''

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۳۹

(۱۴) کوئی ایک مذہبی تعلیم بھی نہیں ہے جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ کوئی ایک تمدنی مسئلہ بھی نہیں ہے جسے قرآن کریم نے حل نہ کیا ہو اور عبادات سے تعلق رکھنے والی کوئی ایک تعلیم بھی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان نہ کیا ہو۔ یہ قرآن اپنی تعلیم اور اپنے احکام اور اپنے اوامر اور اپنے نواہی کے لحاظ سے ہر طرح کامل ہے۔ کسی قسم کا نقص اس میں نہیں پایا جاتا ''

تفسیر کبیر جلد ششم حصہ اول صفحہ ۲۲۳ و صفحہ ۲۲۴

(۱۶)

قرآن کریم نے پہلی کتب کے مشابہہ احکام میں بھی جامع تعلیم پیش کی ہے

'' قرآن کریم کو دوسری الہامی کتب پر صرف انہی امور میں فضیلت حاصل نہیں جو اس میں دوسری کتابوں سے زائد پائے جاتے ہیں یا جن میں اُس نے دوسرے مذاہب کی خامیوں اور اُن کی کوتاہیوں کی اصلاح کی ہے بلکہ جن احکام میں اُس کی پہلی کتب سے مشابہت دکھاتی دیتی ہے اُن میں بھی قرآن کریم نے اُن سے بہتر اور جامع تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے مثلاً اگر ان کتابوں میں کھانا کھانے کا کوئی طریق بیان کیا گیا ہے۔ تو اُس کا بھی قرآن کریم نے اُن سے اچھا طریق پیش کیا ہے اور اگر ان میں کپڑا پہننے کا کوئی طریق بتایا گیا ہے تو قرآن کریم نے اُن سے بھی بہتر اور اعلیٰ طریق کپڑے پہننے کا دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ''

تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۰

جزائر فجی میں یوم خلافت کے موقعہ پر کامیاب جلسے

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مشنری انچارج فجی مشن)

'' یوم خلافت '' ۲۷ مئی کو منایا جاتا ہے مگر ۲۷ مئی کو سوموار کا دن پڑتا تھا اور یہ چھٹی کا دن نہیں بلکہ کاروبار کا تھا۔ اس لیے ۲۷ مئی کی بجائے ۲ جون بروز اتوار یوم خلافت منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جماعتوں کو پورے اہتمام سے یہ دن منانے کے لیے بذریعہ سرکلر ہدایات دے دی گئیں اور روزنامہ فجی ٹائمز میں بھی اعلان شائع کیا گیا۔

اس موقعہ پر فجی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (F.B.C.) سے خلافت احمدیہ پر پندرہ منٹ کی میری تقریر ۱ بجکر ۲ بجے دوپہر کے بعد نشر کی گئی۔

صدر مرکز میں ۱۱ بجے دن سے ۲ بجے دن تک جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا قرآن کریم کی تلاوت اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور پھر دوستوں کی خواہش پر خلافت احمدیہ پر میری ریڈیو تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ اس کے بعد مکرم امام کمال الدین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خلافت کے بارے میں اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۷ مئی کو قادیان میں حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب کئے جانے کے حالات تفصیل سے بیان کئے۔ اور قرآن کریم کی آیت استخلاف سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا قیام ضروری تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب '' الوصیۃ '' سے حوالے پیش کئے اور بتایا کہ حضرت اقدس کی ان تصریحات سے روشن ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد اسی طرح جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے سنبھال لیگا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا کر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون کو خلیفہ بنا کر مومنوں کو سنبھال لیا تھا۔ اور اسی خلافت کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ رکھا ہے۔

جلسہ میں احمدی افراد کی کثیر تعداد کے علاوہ غیر از جماعت افراد اور مہمان افراد بھی شریک ہوئے ۲ بجے جلسہ اجتماعی دعا پر برخاست ہوا۔

ویسٹرن سائڈ کی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ '' مارو '' میں منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی عبد الرشید صاحب رازی اور بعض دیگر احباب نے خلافت احمدیہ اور اس کی برکات پر تقاریر کیں۔ روزنامہ فجی ٹائمز نے مکرم رازی صاحب کا ایک مضمون خلافت احمدیہ پر شائع کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس کے ساتھ فوٹو بھی شائع کیا گیا۔

اسی طرح '' لماسہ '' '' بلوداؤ '' اور '' نندروانگا '' کی جماعتوں نے بھی اپنے اپنے ہاں یوم خلافت پر جلسے منعقد کئے اور خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔

الغرض محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ جماعت ہائے جزائر فجی نے یوم خلافت پورے اہتمام اور شان سے منایا۔

(فالحمد للہ رب العالمین)

قرآنی بہشت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

'' قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے۔ اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے ...... قرآن شریف کو پڑھو اور اوّل سے آخر تک اس پر تدبر کرو تب اس کا مزہ آئے گا کہ حقیقت کیا ہے ''

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۵۸)

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

صبر و ثبات

مولانا عبدالسلام جندوی اپنی تصنیف اسوۂ صحابہ حصّہ اوّل میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مُردوں پر نوحہ و بکا کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا، مدتوں مرثیہ خوانی کرنا عرب کا قومی شعار تھا لیکن فیض تربیت نبویؐ نے صحابہؓ کرام کو صبر و ثبات کا اس قدر خوگر بنا دیا تھا ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد سے واپس ہوئے تو تمام صحابیات اپنے اپنے اعزہ و اقارب کا حال پوچھنے آئیں۔ انہیں میں حضرت حمنہؓ بنت جحش بھی تھیں وہ آئیں تو آپؐ نے فرمایا کہ "حمنہ اپنے بھائی عبداللہؓ بن جحش کو صبر کرو"۔ انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کی پھر فرمایا کہ "اپنے ماموں حمزہؓ بن عبدالمطلب کو بھی صبر کرو"۔ انہوں نے اس پر بھی اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا اور دعائے مغفرت کرکے خاموش ہو رہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے صاحبزادے واقد نے انتقال کیا تو انہوں نے تجہیز و تکفین کے بعد بدوؤں کو بلایا اور ان میں دوڑ کروائی۔ اس پر حضرت نافعؓ نے کہا کہ "ابھی آپ واقد کو دفن کرکے آئے ہیں اور ابھی بدوؤں میں دوڑ کروا رہے ہیں"۔ فرمایا۔ "اے نافع! جب مشیّت ایزدی اپنا کام کر چکی تو اس کے نتائج کو کسی نہ کسی طرح بھلا ہی دینا چاہیئے"۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب حجاج سے معرکہ آراء ہوئے تو انکی والدہ حضرت اسماءؓ بیمار تھیں۔ وہ ان کے پاس آئے اور مزاج پرسی کے بعد بولے کہ "مرنے میں آرام ہے"۔ بولیں "شاید تم کو میرے مرنے کی آرزو ہے لیکن جب تک دو باتوں میں سے ایک بات نہ ہو جائے مَیں مرنا پسند نہ کروں گی۔ یا تم شہید ہو جاؤ اور مَیں تم کو صبر کر لوں یا فتح و ظفر حاصل کر لو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں"۔ چنانچہ جب وہ شہید ہو چکے تو حجاج نے اُن کو سُولی پر لٹکا دیا حضرت اسماءؓ باوجود پیرانہ سالی کے عبرت کا یہ منظر دیکھنے آئیں اور بجائے اس کے کہ روتی پیٹتیں حجاج کی طرف مخاطب ہو کر کہا "کیا اس سوار کے لئے ابھی تک وقت نہیں آیا کہ اپنے گھوڑے سے نیچے اُترے"۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ایک سفر میں تھے، اسی حالت میں اپنے بھائی حضرت قثم بن عباسؓ کے انتقال کی خبر سُنی۔ پہلے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا پھر راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر اُونٹ پر سوار ہوئے اور یہ آیت پڑھی۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ه (مصیبت میں) صبر اور نماز کا سہارا پکڑو۔ نماز بجز خشوع و خضوع کرنیوالوں کے سب پر گراں ہے۔

اسی صبر و ثبات کا نتیجہ تھا کہ جب کفّار نے حضرت خبیبؓ کو شہید کرنا چاہا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا "اگر تم کو یہ خیال نہ ہوتا کہ مَیں مرنے سے ڈرتا ہوں تو ان رکعات کو اور طویل کرتا"۔ اس کے بعد یہ اشعار پڑھے ؎

ولستُ اُبالی حین اُقتل مسلما
علیٰ ایّ شقٍّ کان للہ مصرعی

جب میں مسلمان ہو کر مرتا ہوں تو اس کی کیا پرواہ کہ میرا دھڑ کس بل گریگا۔

وذٰلك فی ذات الالٰه وان یشاء
یبارك علیٰ اوصال شلوٍ ممزّع

یہ مرنا تو خدا کے لئے ہے اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کر سکتا ہے"۔

(اسوۂ صحابہ حصّہ اوّل صفحہ ۲۰۶ تا صفحہ ۲۰۸)

اعلانِ نکاح

مکرم مولوی نصراللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع نواب شاہ سندھ نے مورخہ ۶/۲۴ ۷۴ء کو عزیزہ شمیم اختر بنت چوہدری غفور احمد صاحب گِل کا نکاح عزیز محمد انور صاحب کلو ابن چوہدری محمد علی صاحب کلو ساکن دھاڑووالی ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری عبدالحق سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ دودھ سگرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبانِ وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۳۴

میں شریفہ زوجہ احمد علی صاحب اسلم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مشین سلائی ایک عدد قیمت ۔/۲۵۰ روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۵۰۰ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ شریفہ زوجہ احمد علی صاحب اسلم فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ مبارک طاہر ولد مولانا محمد منور صاحب بیت الانوار فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۳۵

میں سلیم احمد مبشر ولد احمد علی صاحب اسلم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴ . ۳ . ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد سلیم احمد مبشر فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد مبارک طاہر ولد مولانا محمد منور صاحب بیت الانوار فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۳۶

میں محمد شفیع ولد محمد شریف صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ۔ سال بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن بھینی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴ . ۵ . ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (الف) اراضی زرعی ۵ ایکڑ (اسمیں سے ۲/۳ حصہ دریا برد ہوچکی ہے) موجودہ زمین کی مالیت تقریباً ۵۰۰ روپے مکان رہائشی دریا برد ہوچکا ہے۔ عارضی رہائش ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۸۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت پنشن و حصول پیداوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد محمد شفیع ولد محمد شریف صاحب بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد حکیم محمد عاشق برادر موصی۔ گواہ شد۔ محمد احمد ثاقب ولد محمد عبدالعزیز صاحب ساکن بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکلات و مصائب کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قابلِ تقلید اسوۂ حسنہ

اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں میری طرح مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کرنا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء میں مشکلات و مصائب کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید فرمایا:-

"پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکہ والوں کو میں نے پیغامِ حق سنایا ہے کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے۔ آپ طائف چلے گئے اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بد قسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی۔ لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا۔ اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے آپ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں۔ اگر رستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے۔ سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے۔ بہرحال ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور آپ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ اور آپ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبی نے اور اس کے محبوب نے خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں۔ آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا؟ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا میں پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کا حال جا کے دیکھو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے؟

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپ سے کہو کہ طائف والوں نے آپ کو بہت دکھ دیا۔ جب آپ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے اس وقت بھی آپ کو نہیں چھوڑا اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے تین میل تک آپ کو گندی گالیاں دیں پتھراؤ کیا۔ سارا جسم لہولہان ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں۔ اُن کو اُن کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے تب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا۔ کہ یہ پہاڑیاں اُن پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کریں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کریں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے...... کہ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف و مصائب کو برداشت کرنا"۔ (الفضل ۳ اکتوبر)

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرتِ المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے۔ اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت المصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں۔ ترجمہ بھی پڑھائیں۔ اور تفسیر بھی پڑھائیں اور یہ کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو امسال میٹرک، ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ کی خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔ نیز اپنے نتیجہ امتحان سے بھی اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے ساتھ دعائیں کریں اور ہمیشہ ہی ہر حالت میں دعائیں کرتے رہیں "تا ہمارا ارحم الراحمین خدا ہمیشہ ہی ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا اور ہمارے لئے اپنی معجزانہ قدرت کے جلوے دکھاتا ہے اور تا درمیانی روکیں دور ہوتی رہیں اور ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کا ذکر کر کے احبابِ جماعت کو تحریک کی کہ ان ایام میں یہ دعائیں بھی خاص توجہ اور التزام سے کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے مقاصد عالیہ کو جلد بہ تمام و کمال پورا فرمائے آمین

درخواست دعا

(۱) میری اہلیہ کے جوڑوں میں عرصہ ایک سال سے شدید درد رہتا ہے جس کی وجہ سے مریضہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احبابِ جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں صحت یابی کیلئے مؤدبانہ درخواستِ دعا ہے۔ (شیخ سعید احمد ایس۔ ڈی۔ او۔ لاہور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴